عصر کے بعد کھانا پینا اور سونا منع ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ متعدد چیزوں کے بارے میں مشہور ہے کہ انہیں عصر کے بعد نہیں کرنا چاہیئے، جیساکہ عصر کے بعد لکھنا پڑھنا نہیں چاہیئے، اس حوالے سے تو دارالافتاء اہلسنت کا فتوی وائرل ہے، جس میں اس کا تفصیلی حکم مذکور ہے، البتہ مزید کچھ چیزیں ہیں جن کے بارے میں یہی سننے کو ملتا ہے (۱) جیساکہ ہمارے بزرگ حضرات کہتے ہیں نماز عصر سے اذان مغرب تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے۔ (۲) اسی طرح نماز عصر کے بعد سونے سے بھی منع کیا جاتا ہے، ان دونوں باتوں کی شریعت میں کوئی اصل ہے؟ برائے کرم رہنمائی فرمادیں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(۱) نماز عصر کے بعد سے اذان مغرب تک کھانا پینا بلاکراہت جائز ہے، حدیث وفقہ میں اس سے ممانعت کی کوئی اصل نہیں، ہاں بعض بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ وہ عصر کے بعد کھایا پیا نہیں کرتے تھے، اگر کوئی اس پر عمل کرتے ہوئے کھانے پینے سے رُکتا ہے تو کوئی حرج نہیں کہ انسان جتنی دیر شہوات نفسانی سے بچے بہتر ہے۔

(۲) نماز عصر کے بعد بلاعذر سونے سے بچنا چاہیئے کہ یہ ناپسندیدہ عمل ہے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ اس سے عقل کے چلے جانے کا اندیشہ ہے، البتہ یہ ممانعت ناجائز و گناہ کی حد تک نہیں۔

عصر کے بعد کھانے پینے کی ممانعت کے حوالے سے فتاوی رضویہ میں سوال ہوا کہ: "بعض لوگ اس ملک میں بعد نماز عصر کے اذان مغرب تک کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں، اور اس کو عصر کا روزہ کہتے ہیں اس کے فوائد بہت بیان کئے جاتے ہیں، کسی معتبر کتاب میں اس کی کچھ اصل ہے یا نہیں؟" اس کے جواب میں سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے

ارشاد فرمایا: "حدیث وفقہ میں اس کی اصل نہیں معمولات بعض مشائخ سے ہے اور اس پر عمل میں حرج نہیں انسان جتنی دیر شہوات نفسی سے بچے بہتر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاوی رضویہ ملتقطاً، ج 23، ص 107، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

عصر کے بعد سونے کے حوالے سے مسند ابو یعلی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من نام بعد العصر فاختلس عقله فلا يلومن إلا نفسه" جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ (مسند ابو یعلی، ج 08، ص 316، رقم 4918، دار المأمون للتراث، دمشق)

مذکورہ حدیث کے تحت حافظ عراقی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ بالفاظ متقاربہ لکھتے ہیں: "ولحديث عائشة طريق آخر أخرجه أبو نعيم وابن السني في كتابيهما في الطب النبوي، وجاء أيضا من حديث أنس أخرجه الإسماعيلي في معجمه من طريق ابن لهيعة فالحديث ضعيف لا موضوع" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مذکورہ بالا روایت کی دوسری سند بھی ہے جسے ابو نعیم اور ابن سنی نے اپنی کتابوں کے باب "طب نبوی" میں بیان کیا، نیز یہ روایت حضرت انس سے بھی مروی ہے جسے اسماعیلی نے اپنی معجم میں ابن لہیعہ کی سند سے بیان کیا، لہٰذا زیادہ سے زیادہ حدیث ضعیف ہے، موضوع نہیں۔ (تنزیہ الشریعہ، ج 02، ص 290، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (اللآلئ المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعۃ، 02، ص 237، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے: "ويكره النوم بعد العصر لحديث: من نام بعد العصر، فاختل عقله، فلا يلومن إلا نفسه" مذکورہ حدیث کی بنا پر عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج 01، ص 470، دار الفکر دمشق)

علامہ عبد المصطفی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "دن کے ابتدائی حصہ اور مغرب و عشاء کے درمیان اور عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔" (جنتی زیور، ص 402، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0413

تاریخ اجراء: 20 صفر المظفر 1446ھ/26 اگست 2024ء